خصوصی اشاعت

سہ ماہی

پیغام آشنا

شمارہ ۴۰ (سرما) جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی کینٹ

عاشت مجلة "پیغام آشنا"

تحت اشراف "العلماء والادباء"

محبتوں اور قربتوں کی خوشبو بکھیرتے ہوئے سہ ماہی مجلّہ ''پیغام آشنا'' انتہائی کامیابی وکامرانی کے ساتھ ۸۵۰ ریکارڈ صفحات پر اپنی آشنائی کرواتے ہوئے اپنے اعلیٰ اور بامقصد پیغام کو پہنچاتے ہوئے ایک دہائی مکمل کر چکا ہے۔ الحمدللّٰہ و الشکرللّٰہ سبحانہ، و تعالیٰ و التهنية الذين يقومون باصدار هذه المجلة الموقرة.

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مجلّہ کو مزید کامیابی وکامرانی عطا فرمائے اور اس کے علمی، ادبی، تحقیقی اور روحانی فیوضات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے اور یہ مجلّہ ایران و پاکستان کے درمیان خوشبو پھیلاتا ہوا اپنی منزل کی جانب رواں دواں رہے۔

بدعا آمده ام هم بدعا دست بر آر
که وفا با تو قرین باد و خدا یاور ما

❁❁❁

محمد شبیر رعنا، سابق استاد، لارنس کالج مری، ملتان

ایک ایسے دور میں جب بین الاقوامی سطح پر تہذیبوں کے تصادم، پہلی اور تیسری دنیا کے درمیان معاشرتی، معاشی اور ثقافتی بڑھتے فاصلے اور مقامی سطح پر بھی رنگ ونور کی بجائے عقل ودانش کو خودکش حملوں کے سپرد کرنے کا رجحان ہو اور دانشور بھی مصلحتوں کی چادر اوڑھے کسی مسیحا کا انتظار کر رہے ہوں ایسے میں آپ نے اس جریدے کے ذریعے زندگی کی رعنائی اور دل کشی کا سامان پیدا کر کے تہذیبی اور اخلاقی قدروں میں تخلیقی معنویت پیدا کی ہے۔

مجھے ''پیغام آشنا'' کا شمارہ ۳۹ (خزاں) اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۹ء موصول ہوا۔ اس شمارے کے مندرجات کو دیکھ کر ہی اس کی علمی، ادبی، مذہبی اور تحقیقی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ اس میں نہ صرف ادبی چاشنی موجود ہے بلکہ یہ روحانی آسودگی کا ذریعہ بھی ہے۔ حضرت امام حسین- اور مرثیہ کے حوالے سے شائع ہونے والے تحقیقی مضامین آگہی اور ادراک کی نئی راہیں متعین کریں گے۔ جہاں تک تخلیق کا تعلق ہے اس میں بھی ادب کے قاری کے لیے عصر جدید کا جمالیاتی اور فکری توانائی کا سامان موجود ہے اور سب سے بڑھ کر دو اسلامی ملکوں کے درمیان باہمی محبت اور رشتوں کو بھی ایک دوسرے کے قریب کرنے میں یہ جریدہ معاون ثابت ہوگا۔

فکر کو فکر سے مزید حسن عطا کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی علمی و ادبی کاوش کے ذریعے امت مسلمہ، کے درمیان یگانگت، اخوت اور محبت سے جو رعنائی پیدا ہو رہی ہے اس میں رومی، سعدی، حافظ شیرازی اور اقبال جیسے روحانی مفکرین کی تعلیمات پر لکھے جانے والے علمی، ادبی اور تنقیدی و تحقیقی مضامین کو انگریزی زبان میں شائع کرنے کے لیے ایک مخصوص گوشہ رکھ دیا جائے تو شاید ہماری بات ان کے دل میں بھی اثر کر جائے۔ دوسری بات یہ کہ جو فارسی اشعار کے حوالے کے طور پر دیے جاتے ہیں، ان کا ترجمہ اگر اردو اور انگریزی زبان میں کر دیا جائے تو وہ طبقہ جو فارسی شناس نہیں ہے ان کی علمی استعداد میں بھی اضافہ ہونے کا امکان ہوگا۔

میں علم دوست اور علم پرور استاد جناب بشیر انور کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ رسالہ عطا کر کے